Shamsul Arfin
Asst prof (Guest Faculty)
Dept of Urdu
Study material for
B.A part 1
Urdu (sub)

ناول" شریف زادہ" میں سکینہ کا کردار

سکینہ مرزا عابد حسین کے ایک دور کے رشتے دار مرزا فدا حسین کی بیوی ہے۔ ناول "شریف زادہ" کے تمام کرداروں میں یہ امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ معاشرے کے ایک طبقے کی یہ رہنمائی کرتی ہے ۔ رقیہ بیگم کے مقابلے میں یہ بالکل برعکس نظر آتی ہے ۔اگر رقیہ بیگم مہذّب،نیک ،پرہیزگار اور سنجیدہ خصلت کی عورت ہے تو اس کے برعکس سکینہ پھوہڑ، روایت پرست، زبان دراز، جاہل اور ناقص العقل ہے۔ رقیہ کے کردار و گفتار پر نظر ڈالنے کے بعد ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ رسوا نے انہیں تمام خوبیوں کا مجسمہ بنا کر ناول کی صفحات پر بکھیرا ہے ۔ سکینہ بالکل فطرت سے قریب تر نظر آتی ہے۔اس طرح کی عورتیں ہمارے معاشرے میں اکثر و بیشتر نظر آتی ہیں۔

نئ صبح کے ساتھ مرزا عابد حسین کے گھر میں کلام اللہ کی تلاوت گونجتی ہے لیکن سکینہ کے یہاں گالیوں اور نامانوس الفاظ کی صدائیں کانوں سے ٹکراتی ہیں۔ کہتے ہیں بچوں کا پہلا درس گاہ ماں کی گود ہے۔ سکینہ کی گود میں پلے ہوئے بچے زبان سے

مانوس اور قرآن و حدیث کے الفاظ نہیں نکالتے ۔ گالیاں دینا، لڑائی جھگڑے کرنا، کسی کا نقصان کر دینا ان کا مشغلہ ہے۔

مصیبت کی گھڑی میں خاص طور سے عورتیں صبر و تحمل اور ضبط سے کام لیتی ہیں لیکن سکینہ ایسا کبھی نہیں کرتی جب وہ غصے میں آتی ہے تو بچوں کو پیٹنا اور کوسنا شروع کر دیتی ہے ۔اس میں صبر اور ضبط ہے ہی نہیں۔ تبھی تو بار بار شوہر کو کوستی رہتی ہے۔سکینہ میں شوہر پرستی ہے ہی نہیں۔ وہ شوہر کا ادب و احترام کرنا نہیں جانتی اور بات بات پر مرزا فدا حسین کو ڈانٹتی پھٹکارتی رہتی ہے۔رسوا کے چند الفاظ سکینہ کے تعارف کے لیے کافی ہیں

"مرزا فدا حسین کی بیوی بہت ہی تنک مزاج تھیں۔اس کے علاوہ لکھنؤ کے طرز معاشرت کی عادی ۔عادتیں بگڑی ہوئی۔ صبح کے نو بجے سو کر اٹھنا، دن بھر فضول اوقات ضائع کرنا ۔ ویسی ہی کچھ بچوں کی عادتیں بھی تھیں۔
سکینہ ایک روایت پرست عورت ہے۔وہ نماز سے زیادہ ماتم کو اہمیت دیتی ہے۔ماتم کو ہی دین کا فرض اول قرار دیتی ہے ۔وہ لکھنؤ کی زوال پزیر معاشرت کی سچی عکاسی کرتی ہے ۔صنعت و حرفت ، محنت و مشقت اور نوکری کو وہ باعث عار سمجھتی ہے ۔ تبھی تو وہ مرزا عابد حسین کو برا بھلا کہتی رہتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہی مرزا فدا حسین کو ملازمت دلائی تھی ۔ سکینہ کو نہ رہنے کا ڈھنگ معلوم تھا ،نہ گھر کو آراستہ کرنے کا سلیقہ۔ جب وہ ایک سرکاری بنگلے میں رہنے کی ضد ٹھان لیتی ہے۔اس خوبصورت بنگلے کا چند دنوں میں برا حال ہوگیا۔ کھڑکی کے شیشے ٹوٹ گئے، دروازے کے پردہ چیتھڑے ہوگئے ۔خوبصورت صاف و شفاف بنگلہ کوڑوں کا ڈھیر بن گیا۔

سکینہ مزاج کی بھی کڑی ہے۔سخت مزاجی اسکی فطرت ہے۔شوہر سے،بچّوں سے اور پڑوس کے لوگوں سے بلا وجہ لڑتی جھگڑتی رہتی ہے۔حد تو یہ ہے کہ رقیہ بیگم جیسی فرشتہ خصلت خاتون بھی سکینہ کے عتاب سے نہیں بچتی۔

سکینہ اپنی تمام خامیوں کے باوجود بھی ایک زندہ کردار ہے۔اس میں حالات کے خلاف آواز اٹھانے کی صلاحیت ہے۔وہ رقیہ بیگم کی طرح گھر کی چہار دیواری میں قید رہنے کی عادی نہیں۔بلکہ اپنے طبیعت کے مطابق اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی تڑپ اس میں ہے۔

سکینہ ایک متحرک کردار ہے۔ناول ختم ہونے کے بعد بھی اسکے کارنامے ہمارے ذہن و دماغ کو تحریک دیتے رہتے ہیں۔